اہل البیتؑ ریسرچ سینٹر
Ahl al-Bayt RESEARCH CENTRE

شیخ طوسی علیہ الرحمہ

محمد بن حسن بن علی بن حسن (385-460ھ)، شیخ طوسی و شیخ الطائفہ کے نام سے معروف مایہ ناز شیعہ فقہاء اور محدثین میں سے ہیں۔ آپ کتب اربعہ میں سے دو کتابوں التہذیب الاحکام اور الاستبصار کے مؤلف ہیں۔ 23 سال کی عمر میں خراسان سے عراق آئے اور شیخ مفید اور سید مرتضی جیسے اساتید سے کسب فیض کیا۔ اپنے زمانے کے عباسی خلیفہ نے بغداد میں علم کلام کی تدریس کی ذمہ داری آپ کے سپرد کی۔ جب شاپور لائبریری آگ لگنے کی وجہ سے جل گئی تو آپ ناچار نجف چلے گئے اور وہاں حوزہ علمیہ نجف کی بنیاد رکھی۔ شیخ طوسی سید مرتضی کی وفات کے بعد شیعیان جہاں کے مرجعیت کے مقام پر فائز ہوئے۔

ان کے فقہی نظریات اور تحریریں جیسے نہایہ، الخلاف اور مبسوط شیعہ فقہاء کی توجہ کا مرکز ہیں۔ التبیان آپ کی اہم ترین تفسیری کتاب ہے۔ شیخ طوسی دوسرے اسلامی علوم جیسے رجال، کلام اور اصول فقہ وغیرہ میں بھی صاحب نظر تھے اور ان علوم میں بھی ان کی کتابیں کافی شہرت کی حامل ہیں۔ انہوں نے شیعوں کے طریقہ اجتہاد میں ایک تحول ایجاد کیا اور اس کے مباحث کو وسعت دی اور اہل سنت کے اجتہاد کے مقابلے میں اسے الگ تشخص اور استقلال عطا کیا۔ ان کے نامور شاگردوں میں ابوالصلاح حلبی کا نام نمایاں ہے۔

زندگی نامہ

اہل البیتؑ ریسرچ سینٹر
Ahl al-Bayt RESEARCH CENTRE

شیخ طوسی رمضان سنہ 385 ہجری، شیخ صدوق کی وفات کے 4 سال بعد ایران کے شہر خراسان میں متولد ہوئے۔ آپ کی کنیت ابو جعفر ہے اور کبھی کبھار آپ کو شیخ کلینی اور شیخ صدوق کے مقابلے میں چونکہ ان کی کنیت بھی ابو جعفر ہیں آپ کو ابو جعفر ثالث کہا جاتا ہے۔

شیخ طوسی سنہ 408 ہجری کو 23 سال کی عمر میں عراق تشریف لے گئے اور 5 سال تک شیخ مفید کی شاگردی میں رہے۔ آپ شیخ مفید کے علاوہ 3 سال حسین بن عبداللہ عضائری و نیز ابن حاشر بزاز، ابن ابی جید اور ابن الصلت کے شاگرد بھی رہے ہیں۔ آپ نے سید مرتضی کو بھی درک کیا ہے۔

عباسی خلیفہ القائم بامر اللہ نے بغداد میں علم کلام کی تدریس آپ کے سپرد کی۔ آپ کی شاگردی میں تقریبا 300 علماء شامل تھے آپ اسی منصب پر فائز رہے یہاں تک کہ سلجوقی ترکیوں نے بغداد فتح کیا اور سنہ 447 میں طغرل بغداد میں آئے اور اس نے شاپور لائبریری کو جلا ڈالا۔

سنہ 448 کو اہل تشیع اور اہل سنت کے درمیان تصادم ہوا۔ ابن جوزی کہتے ہیں انہی حوادث کے دوران شیخ طوسی بغداد سے چلے گئے اور سنہ 449 میں آپ کا گھر مسمار کیا گیا۔ اس کے بعد آپ نجف اشرف چلے گئے اور حوزہ علمیہ نجف کی بنیاد رکھی اگرچہ کہا جاتا ہے کہ یہ حوزہ ان سے قبل بھی موجود تھا۔

شیخ طوسی نے اپنی عمر کے آخری 12 سال نجف اشرف میں ہی گزاریں ہیں۔

علمی مقام

شیخ طوسی شیعہ فقہاء میں ایک ممتاز مقام رکھتے تھے یہاں تک کہ انہیں شیخ الطائفہ یعنی فقہاء کا استاد کہا جاتا تھا۔ انہوں نے علم فقہ اور اصول میں مطلق اجتہاد کی بنیاد رکھی۔ علم فقہ میں جب بھی لفظ "شیخ" استعمال کیا جاتا ہے تو اس سے مراد شیخ طوسی ہوا کرتا ہے۔ آپ کتب اربعہ میں سے دو مایہ ناز کتاب استبصار اور تہذیب الاحکام کے مؤلف ہیں۔

شیخ طوسی کے بعد کسی میں ان کے نظریات سے مخالفت کرنے کی جرات نہیں تھی یہاں تک کہ ابن ادریس) متوفی 597ھ (نے ان کے نظریات پر تنقید شروع کی۔ آپ کی کتاب نہایہ شیعہ مدارس میں پڑھائی جانے والی درسی کتابوں میں شامل تھی۔ جب محقق حلی) متوفی 676ھ (نے کتاب شرایع الاسلام لکھی تو طلاب علوم دینی اس کتاب کو شیخ طوسی کی کتابوں سے پہلے پڑھتے تھے۔ شیخ طوسی نے علم فقہ کے تمام ابواب میں کتابیں تألیف کی ہیں اور ہر شعبے میں انکی کتابیں متأخرین کیلئے مرجع علمی ہوا کرتی تھی کیونکہ ان سے پہلے موجود بہت سارے منابع کرخ میں شاپور لائبریری کی آگ لگنے کے وقت جل کر راکھ ہو گئی تھیں۔

آپ کے اساتید

شیخ طوسی کے اساتید بہت زیادہ ہیں۔ میرزا حسین نوری نے مستدرک وسائل الشیعہ میں ،37 افراد کو ان کے اساتید کے عنوان سے ذکر کیا ہے لیکن شیخ طوسی اکثر اجن اساتید سے روایات نقل کرتے ہیں ان کی تعداد 5 ہے۔

شیخ ابو عبداللہ احمد بن عبدالواحد بن احمد بزاز، معروف بہ ابن حاشر و ابن عبدون متوفی 423ھ

شیخ احمد بن محمد بن موسی، معروف بہ ابن صلت اہوازی متوفی 408ھ

شیخ حسین بن عبیداللہ بن غضائری، متوفی 411ھ

شیخ ابوالحسین علی بن احمد بن محمد بن ابی جید، متوفی بعد از 408ھ

ابو عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان مشہور بہ شیخ مفید، متوفی 413ھ

اہل البیت ع ریسرچ سینٹر Ahl al-Bayt RESEARCH CENTRE

آپ کے شاگرد

اہل تشیع اور اہل سنت کے 300 سے زیادہ مجتہدین و علماء نے شیخ طوسی کی شاگردی اختیار کی ہیں۔ جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

آدم بن یونس بن ابی مہاجر نسیفی	ابوبکر احمد بن حسین بن احمد خزاعی نیشابوری	ابوطالب اسحاق بن محمد بن حسن بن حسین بن محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی
ابوابراہیم اسماعیل برادر اسحاق مذکور	ابوالخیر برکۃ بن محمد بن برکۃ اسدی	ابوالصلاح تقی بن نجم الدین حلبی
ابوابراہیم جعفر بن علی بن جعفر حسینی	شمس الاسلام حسن بن حسین بن بابویہ قمی، معروف بہ حسکا	ابو محمد حسن بن عبدالعزیز بن حسن جہانی
ابو علی حسن بن شیخ الطائفۃ محمد بن حسن طوسی	موفق الدین حسین بن فتح واعظ جرجانی	محیی الدین ابو عبداللہ حسین بن مظفر بن علی بن حسین حمدانی
ابوالصمصام وابوالوضاح ذوالفقار بن محمد بن معبد حسینی مروزی	زین بن علی بن حسین حسینی	زین بن داعی حسینی
سعد الدین بن براج	ابوالحسن سلیمان بن حسن بن سلمان صہرشتی	شہرآشوب سروی مازندرانی، جد شیخ محمد بن علی مؤلف معالم العلماء و المناقب

صاعد بن ربیعۃ بن ابی غانم	عبدالجبار بن عبداللہ بن علی المقرئ رازی معروف بہ مفید	ابو عبداللہ عبدالرحمٰن بن احمد حسینی خزاعی نیشابوری معروف بہ مفید
موفق الدین ابوالقاسم عبیداللہ بن حسن بن حسین بن بابویہ	علی بن عبدالصمد تمیمی سبزواری	غازی بن احمد بن ابی منصور سامانی
کردی بن عکبر بن کردی فارسی	جمال الدین محمد بن ابی القاسم طبری آملی	ابو عبداللہ محمد بن احمد بن شہریار خازن غروی
محمد بن حسن فتال نیشابوری، صاحب روضۃ الواعظین	ابوالصلت محمد بن عبدالقادر بن محمد	ابوالفتح محمد بن علی کراجکی
ابو جعفر محمد بن علی بن حسن حلبی	ابو عبداللہ محمد بن ہبۃاللہ الطرابلسی	سید مرتضی ابوالحسن مطہر بن ابی القاسم علی بن ابی الفضل محمد حسینی دیباجی
منتہی بن ابی زید بن کیابکی حسینی جرجانی	منصور بن حسین آبی	ابوابراہیم ناصر بن رضا بن محمد بن عبداللہ علوی حسینی

وفات

شیخ طوسی نے اپنی عمر کے آخری 12 سال نجف میں زندگی گزاری اور سوموار کی رات 22 محرم سنہ 460 ہجری میں وفات پائی۔ ان کے شاگرد حسن بن مہدی سلیقی، حسن بن عبدالواحد عین زربی اور ابوالحسن لولوی نے انہیں غسل دیا اور ان کے گھر میں ہی انہیں سپرد خاک کیا گیا۔

آپ کی وصیت کے مطابق آپ کا گھر ابھی بھی دینی علوم کیلئے درسگاہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اب یہ مسجد میں تبدیل ہو گیا ہے۔ مسجد شیخ طوسی (جسے جامع الشیخ الطوسی بھی کہا جاتا ہے) آج کل نجف اشرف کی مشہور ترین مساجد میں شمار ہوتی ہے۔ اب تک کئی بار توسیع و تعمیر کی گئی ہے۔